Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹ / ۰
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶ ۴۱ | سوموار ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۵ ظہور ۱۳۷۰ ہش، ۵ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۷۳

جو کھویا تھا وہ اللہ ہی کا تھا

(ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) "اس میں توجہ یہ دلائی گئی ہے کہ جو کچھ ہم نے کھویا ہے درحقیقت یہ ہمارا نہیں تھا۔ اللہ ہی کا تھا۔ ہر چیز جو کائنات میں پیدا ہوئی ہے وہ خدا ہی نے پیدا فرمائی ہے اصل ملکیت اسی کی ہے۔ یہاں تک ہم بھی تو اسی کے ہیں۔ اور ہم نے بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پس تھوڑی سی چیز کے گم جانے کا کیا غم کرنا"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب مہمانوں کی ضرورت کے لئے مکان بنوانے کی ضرورت پیش آئی ہے تو بار بار یہی تاکید فرمائی ہے کہ اینٹوں اور پتھروں پر روپیہ خرچ کرنا عبث ہے۔ اتنا ہی کام کرو جو چند روز بسر کرنے کی گنجائش ہو جائے۔ نجّار تیر بندیاں اور تختے رندے سے صاف کر رہا تھا۔ حضور نے اُسے روک دیا اور فرمایا:

"یہ محض تکلّف ہے اور ناحق کی دیر لگانا ہے۔ مختصر کام کرو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمیں کسی مکان سے کوئی اُنس نہیں۔ ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ مل کر چند روز گزارہ کرلیں۔ اور فرمایا کہ ایک ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میرا گھر ہو اور ہر گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۹ و ۳۱۰)

فہرست وفات یافتگان

جن کی نماز جنازہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل لندن میں پڑھائی

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۱ء کو بیت الفضل لندن میں قبل از نماز مغرب جن وفات یافتگان کی نماز جنازہ پڑھائی ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ وفات یافتگان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

جنازہ حاضر

مکرم زبیر بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب۔ کراچی

جنازہ غائب

۱۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ربوہ اہلیہ مکرم بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نجی (والدہ نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری لندن)

۲۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حکیم محمد ظفر صاحب۔

۳۔ مکرم ملک حفیظ الرحمٰن صاحب آف کراچی۔ (برادر مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب ریڈنگ)

۴۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب نواب شاہ۔

۵۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مربی نائیجیریا و سیرالیون۔ امریکہ

۶۔ مکرم مولانا عبدالخالق صاحب سابق مربی ایران۔ چک سکندر

۷۔ مکرم محمود احمد صاحب سرور برادر محمد ابراہیم صاحب حنیف۔ ربوہ

۸۔ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب واہ کینٹ۔

باقی ص ۸ پر

بچپن ہی سے اپنی اولاد میں وسعتِ حوصلہ پیدا کرنے کی کماحقہ کوشش کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

"تیسری چیز وسعتِ حوصلہ ہے۔ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہیئے۔ کہ اگر تمہیں کسی نے تھوڑی سی کوئی بات کہی ہے یا تمہارا کچھ نقصان ہو گیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنا حوصلہ بلند رکھو اور حوصلے کی یہ تعلیم بھی زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے عمل سے دی جاتی ہے۔ بعض بچوں سے نقصان ہو جاتے ہیں۔ گھر کا کوئی برتن ٹوٹ گیا۔ سیاہی کی کوئی دوات گم گئی۔ کھانا کھاتے ہوئے پانی کا گلاس اُلٹ گیا اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر میں نے دیکھا ہے کہ بعض ماں باپ برافروختہ ہو کر بچوں کے اوپر برس پڑتے ہیں۔ ان کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ چپیڑیں مارتے ہیں۔ اور کئی طرح کی سزائیں دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ جن قوموں میں یا جن ملکوں میں ابھی تک ان کا ایک طبقہ یہ توفیق رکھتا ہے کہ وہ نوکر رکھے، وہاں نوکروں کے ساتھ تو اس سے بھی بہت بڑھ کر بدسلوکیاں ہوتی ہیں تو ان جگہوں میں جہاں نوکروں سے بدسلوکیاں ہو رہی ہوں، ان گھروں میں جہاں بچوں سے بدسلوکیاں ہو رہی ہوں وہاں آئندہ قوم میں بڑا حوصلہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) نے اپنے بچوں کی جو تربیت کی وہ محض کلام کے ذریعے نہیں کی بلکہ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے ذریعے کی ہے۔ حضرت (فضل عمر۔ ناقل) جب بچے تھے، حضرت (بانی سلسلہ) کا ایک بہت ہی قیمتی مقالہ جو آپ نے تحریر فرمایا تھا اور اس کو طباعت کے لئے تیار فرمایا تھا وہ آپ نے کھیل کھیل میں جلا دیا اور سارا گھر ڈرا بیٹھا تھا کہ اب پتہ نہیں کیا ہوگا اور کیسی سزا ملے گی (لیکن) جب حضرت (بانی سلسلہ) کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ خدا اور توفیق دے دے گا حوصلہ اپنے عمل سے پیدا کیا جاتا ہے اور وہ ماں باپ جن کے دل میں حوصلے نہ ہوں، وہ اپنے بچوں میں حوصلے نہیں پیدا کر سکتے اور نرم گفتاری کا بھی حوصلے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ چھوٹے حوصلے ہمیشہ بدتمیز زبان پیدا کرتے ہیں۔ بڑے حوصلوں سے زبان میں بھی تحمل پیدا ہوتا ہے اور زبان کا معیار بھی بلند ہوتا ہے پس محض زبان میں نرمی پیدا کرنا کافی نہیں، جب تک حوصلہ پیدا نہ کیا جائے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ ظہور ۱۳۷۰ ہش ۵ راگست ۱۹۹۱ء

دُعائیں کریں اور دُکھ مٹائیں

انسان کمزور ہے، خطا کار ہے اور اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشنے والا، اور کمزوریوں کو دُور کرنے والا ہے۔ اگر انسان کو یہ احساس ہو جائے کہ وہ کمزور ہے اور اس کی کمزوری کو دُعا کے ذریعہ دُور کیا جا سکتا ہے تو یقیناً وہ دُعا میں لگا رہے گا۔ ہم دُعا سے غافل اس وقت ہوتے ہیں جب ہمیں یہ احساس نہیں رہتا کہ ہم کمزور ہیں یا ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک ہستی ایسی بھی ہے جو ہماری کمزوریوں کو دُور کر سکتی ہے۔ ہمیں جسمانی طاقت بھی دے سکتی ہے اور رُوحانی طاقت بھی۔ یہ تو ہے انفرادی ضرورت اور اس کا علاج۔ لیکن جب انسان کو اجتماعی طور پر ضرورت پیش آتی ہے کہ سب کی کمزوریاں دُور ہوں تو یقیناً اور بھی زیادہ دُعا میں منہمک ہو جانے کی ضرورت ہے۔ حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ہماری جماعت ہر انسان کے دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے لیکن اپنے اس مقام پر کھڑے ہونے کے لئے اور رُوحانی رفعتوں کے حصول کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے اس طرح دُعائیں کی جائیں کہ آپ کی خوابیں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں۔ آپ کی خاموش سوئی ہوئی گھڑیاں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں۔ ہمارے گھروں میں بچے سوئے ہوئے عموماً خواب میں بول رہے ہوتے ہیں اور جب آپ کسی بچے سے یہ کہتے ہیں تم سوتے وقت باتیں کر رہے تھے تو وہ کہہ دیتا ہے مجھے تو کوئی پتہ نہیں۔ اس لئے انسان کو پتہ ہو یا نہ ہو تمہارے رب کریم سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ تمہاری نیند کی گھڑیاں بھی فرشتوں نے استغفار کے لمحات میں شمار کی ہیں۔"

حضور کے اس ارشاد سے دو باتیں سامنے آتی ہیں ایک تو ہمارا کام ہر ایک انسان کے دکھوں کو دُور کرنا۔ وہ چاہے کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ کسی ہی نسل کا ہو۔ اس کا رنگ کچھ ہی ہو۔ جب ہمیں اس کے دُکھ کا پتہ چلے تو ہمارا کام ہے کہ اس کے دُکھ کو دُور کریں۔ اور دُور کیوں جائیں ہمارے ارد گرد سب انسان ہی بستے ہیں۔ محلّے میں، شہر میں، مُلک میں، دُنیا بھر میں۔ ان سب کا دُکھ مٹانا کتنا بڑا ہے یہ کام۔ دوسرا کام یہ ہے کہ اس کام کو کرنے کے لئے بے انتہا دُعا کی ضرورت ہے۔ آیئے ہم دُعا کریں اور لوگوں کے دُکھ مٹائیں۔

ہم تو کمزور ہیں، بہت کمزور
لیکن اے مالکِ زمین و زماں
ہاتھ پھیلا کے تجھ سے کہتے ہیں
ہمکو خدمت کا دے ہر اک ساماں

ـــــ ابوالاقبال

مجھکو جو کسی شخص سے بھی بَیر نہیں ہے
لگتا ہے مرا غیر کوئی غیر نہیں ہے

ہمسائے کے گھر میں ہے فضا اتنی مکدّر
مَیں کیا ہوں محلّے کی بھی اَب خیر نہیں ہے

نکلو سرِ عام اور ہر اِک چیز کو دیکھو
گھر ہی میں ٹہلنا تو کوئی سَیر نہیں ہے

کرتے ہو بُتوں سے مرے کمرے کی سجاوٹ
دیکھو یہ مرا گھر ہے کوئی دَیر نہیں ہے

مَیں جس سے ملا اور وہ پہچان نہ پایا
وہ میرا شناسا ہے کوئی غیر نہیں ہے

شورش سے عداوت کی بِناء ڈال رہے ہو
تم میرے مخالف ہو تو یہ بَیر نہیں ہے

گاڑی میں کوئی جائے کہ ویگن کا سَفر ہو
راہوں میں ٹھہرے ہوں تو پھر خیر نہیں ہے

کچھ لوگ بدل لیتے ہیں بات اپنی بہر نوع
کہتے ہیں کہ سچ بات میں کچھ خیر نہیں ہے

سَر مجھکو جھکانے دو کہ ہو دل کو تسلّی
اللہ کا گھر ہے یہ کوئی دَیر نہیں ہے

پرکھو مرے اشعار تو کردار سے پرکھو
مَیں خود ہوں نسیم ان میں کوئی غیر نہیں ہے

نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"پس ہمارے دوستوں کیلئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور انکی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو انکی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتا ہے اُن کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

احادیث میں آتا ہے کہ پہلے زمانوں میں خدا تعالیٰ کا دین قبول کرنے والوں کے سروں پر آرے رکھ کر انہیں چیر دیا جاتا تھا اور وہ اُف تک نہیں کرتے تھے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سال نہیں دو سال نہیں، تین سال نہیں، دس سال نہیں متواتر وفات تک آرے چلتے رہے اور آپ نے اس قدر دکھ اٹھائے کہ زمین و آسمان کے خدا کو یہ کہنا پڑا کہ تو تو اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح نے ایک دفعہ صلیب پر چڑھ کر سب گنہگاروں کا کفارہ ادا کر دیا تھا۔ مگر مسیح کو تو ساری عمر میں صرف وہی ایک واقعہ پیش آیا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں لوگوں کے لئے صلیب پر چڑھے اور آپ نے ان کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں موتیں قبول کیں یہی وجہ ہے کہ وہ الفاظ جو اس جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں نہ نوحؑ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں نہ ابراہیمؑ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں نہ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں نہ داؤدؑ اور سلیمانؑ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں نہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ کیونکہ دنیا کی اصلاح اور ان کی ہدایت کا جو غم آپ کو تھا وہ دنیا میں اور کسی نبی کو نہیں تھا۔

چنانچہ جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ ایک حقیقت بن کر نظر آتا ہے۔ اور ہمیں قدم قدم پر ایسے واقعات دکھائی دیتے ہیں جو آپ کی اس عظیم الشان محبت اور شفقت کا ثبوت ہیں جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی۔ چنانچہ آپ کو خدائے واحد کا پیغام پہنچانے کے لئے سال ہا سال تک ایسی تکالیف میں سے گذرنا پڑا کہ جن کی کوئی حد ہی نہیں۔ ایک دفعہ خانہ کعبہ میں کفار نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اتنا گھونٹا کہ آپ کی آنکھیں سرخ ہو کر باہر نکل پڑیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے سنا تو وہ دوڑے ہوئے آئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تکلیف کی حالت میں دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے ان کفار کو ہٹاتے ہوئے کہا۔ خدا کا خوف کرو۔ کیا تم ایک شخص پر اس لئے ظلم کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے۔ خدا میرا رب ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ایک چٹان پر بیٹھے کچھ گہری فکر میں تھے کہ اچانک ابوجہل آنکلا اور اس نے آتے ہی آپ کو تھپڑ مارا اور پھر گندی سے گندی گالیاں آپ کو دینی شروع کر دیں۔ آپ نے تھپڑ بھی کھالیا اور گالیاں بھی سنتے رہے مگر آپؐ نے زبان سے ایک لفظ تک نہیں کہا۔ جب وہ گالیاں دے کر چلا گیا تو آپؐ خاموشی سے اُٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت حمزہؓ کی ایک لونڈی اپنے گھر میں سے دروازہ میں کھڑی یہ سارا نظارہ دیکھ رہی تھی۔ حمزہؓ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے۔ وہ سپاہی آدمی تھے اور سارا سارا دن شکار میں لگے رہتے تھے اور شام کے وقت اپنے گھر آتے تھے۔ اس روز بھی وہ شام کے وقت سینہ تان کر بڑے زور زور سے پیر مارتے اور ہاتھ میں تیر کمان پکڑے اوپچی بنے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔ وہ لونڈی گھر کی پرانی خادمہ تھی اور پرانے نوکر بھی رشتہ داروں کی طرح ہوتے ہیں۔ صبح سے وہ اپنا غصہ دبائے بیٹھی تھی۔ جب اس نے حمزہؓ کو دیکھا تو بڑے جوش سے کہنے لگی۔ تمہیں شرم نہیں آتی تیر کمان لٹکائے جانور مارتے پھرتے ہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ صبح تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیا ہوا؟ حمزہؓ نے کہا کیا ہوا؟ اس نے کہا۔ میں دروازہ میں کھڑی تھی۔ تمہارا بھتیجا سامنے پتھر پر آرام سے بیٹھا تھا۔ اور کچھ سوچ رہا تھا کہ اتنے میں ابوجہل آیا اور اس نے پہلے تو اس کو تھپڑ مارا اور پھر بے تحاشا گالیاں دینی شروع کر دیں۔ پھر اس نے اپنے زنانہ انداز میں کہا۔ اس نے ابوجہل کو کچھ بھی تو نہیں کہا تھا کوئی بات اس نے نہیں کی تھی جس کی وجہ سے ابوجہل کو غصہ آتا مگر پھر بھی وہ گالیاں دیتا گیا اور دیتا گیا۔ اور تمہارا بھتیجا چپ کر کے سامنے کی طرف دیکھتا رہا اور اس نے ان کا کوئی جواب نہ دیا۔ ایک عورت اور پھر خادمہ کی زبان سے یہ بات سن کر حمزہؓ کی غیرت جوش میں آئی اور خانہ کعبہ کی طرف چل پڑے رؤسا مکہ کا طریق تھا کہ شام کے وقت وہ خانہ کعبہ میں بیٹھ کر اپنی بڑائیاں بیان کیا کرتے اور لوگ ان کی تعریف کرتے تمام رؤسا بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ابوجہل بھی ان میں موجود تھا کہ حمزہؓ گئے اور انہوں نے وہی کمان جو ان کے ہاتھ میں تھی ابوجہل کے منہ پر ماری اور کہا میں نے سنا ہے تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مارا بھی ہے اور گالیاں بھی دی ہیں اور میں نے سنا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی لفظ تم کو نہیں کہا تھا جس کے بدلہ میں تم گالیاں دیتے۔ پھر حمزہؓ نے کہا تم بہادر بنے پھرتے ہو اور جو چپ کر جاتا ہے اس پر ظلم اور تعدی کرتے ہو۔ اب میں نے سارے مکہ کے سامنے تمہیں مارا ہے۔ اگر تم میں ہمت ہے تو مجھے مار کر دیکھو۔ مکہ کے نوجوان حمزہؓ کو پکڑنے کے لئے اٹھے۔ مگر ابوجہل پر ان کا ایسا رعب طاری ہوا کہ اس نے کہا جانے دو صبح مجھ سے ہی کچھ زیادتی ہو گئی تھی۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد اول ص ۳۲۱)

ایک دفعہ آپ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ سجدہ میں گئے تو بعض شریروں نے آپ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی لا کر رکھ دی۔ اور چونکہ وہ بڑی بھاری تھی۔ آپ سجدہ سے سر نہ اٹھا سکے۔ حضرت فاطمہؓ کو اس بات کا علم ہوا تو وہ روتی ہوئی آئیں اور انہوں نے آپؐ کی پیٹھ پر سے اوجھڑی ہٹائی۔ ایک دفعہ آپ بازار سے گذر رہے تھے کہ مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپ کے گرد ہو گئی۔ اور رستہ بھر آپؐ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی چلی گئی کہ لوگو! یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔

آپ کے گھر میں اردگرد کے گھروں سے متواتر پتھر پھینکے جاتے تھے۔ باورچی خانہ میں گندی چیزیں پھینکی جاتی تھیں جن میں بکریوں اور اونٹوں کی انتڑیاں بھی شامل ہوتی تھیں۔ جب آپ نماز پڑھتے تو آپؐ کے اوپر گرد و غبار ڈالی جاتی حتیٰ کہ مجبور ہو کر آپؐ کو چٹان میں سے نکلے ہوئے ایک پتھر کے نیچے چھپ کر نماز پڑھنی پڑتی مگر اس کے باوجود آپؐ خدائے واحد کا نام بلند کرتے چلے گئے اور ان لوگوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتے رہے

فرماتا ہے:

ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق بڑی تاکید کی ہے کہ ان سے نیک سلوک کیا جائے۔ ہاں اگر وہ تم سے اس بات کے لئے جھگڑیں کہ تم کسی کو میرا شریک قرار دے دو۔ جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تو پھر ان کی بات نہ مانو۔ یعنی (ایمان لانے والے) کو جب اس کے ماں باپ سے اچھا معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ (ایمان لانے والا) خدا تعالیٰ سے جو ماں باپ سے بھی زیادہ محسن ہے اچھا معاملہ نہ کرے اور جب ماں باپ خدا تعالیٰ کے خلاف کوئی بات کہیں تو ان کی بات کو رد نہ کرے۔ بہرحال اس استثناء کے سوا ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔

مجھے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے نوجوان ایسے دکھائی دیتے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔ بلکہ اولاد میں سے کسی کو اگر کوئی اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے غریب والدین سے ملنے میں بھی شرم محسوس کرتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی اے یا ایم اے کرایا۔ اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔ آجکل ڈپٹی ہونا کوئی بڑا اعزاز نہیں سمجھا جاتا لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بھی بہت بڑی بات تھی۔ اسکے باپ کو خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے۔ میں بھی اس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا تو اس وقت اس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی اپنی غلیظ دھوتی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گیا۔ باتیں ہوتی رہیں۔ کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا برا محسوس ہوا۔ اور اس نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون آ بیٹھا ہے۔ ڈپٹی صاحب اسکی یہ بات سن کر کچھ جھینپ سے گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے۔ یہ ہمارے ٹہلیا ہیں۔ باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر غصے کے ساتھ جل گیا اور اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ جناب میں ان کا ٹہلیا نہیں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں۔ ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے اس کو بہت لعن طعن کی اور کہا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم ان کی مناسب تعظیم و تکریم کرتے اور ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔ بہرحال اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ لوگ رشتہ داروں کے ساتھ ملنے سے جی چراتے ہیں تا کہ ان کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔ گویا ماں باپ کا نام روشن کرنا تو الگ رہا ان کے نام کو بٹہ لگانے والے بن جاتے ہیں۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو اس نقطہ نگاہ سے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

نون۔ سین

جنوبی افریقہ — تبدیلی کی ہوا

اب اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ جنوبی افریقہ میں تبدیلی کی ہوا تیز سے تیز تر چل رہی ہے۔ افریقن نیشنل کانگریس کے صدر نیلسن منڈیلا کی گفتگو میں اب وہ تیزی آ رہی ہے جو ان کے مقاصد کے حصول کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ان کی پارٹی کے خیال میں ضروری ہے نیلسن منڈیلا کی اب یہ خواہش ہے کہ نہ صرف افریقن نیشنل کانگریس آزادی کے لئے جنگ جاری رکھے بلکہ تمام وہ لوگ جو نسل پرستی کے خلاف ہیں وہ متحد ہو جائیں اور ان سب کو نیشنل پارٹی کا نام دیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ ان سب پارٹیوں کا اتحاد ہو جانا چاہیئے اور کہ اب منزل بہت قریب ہے۔

اے۔ این۔ سی کے ایک رکن نے کہا ہے کہ اب ہم بتائیں گے کہ آئندہ کیا ہونا چاہیئے اور قومی سیاست کو کس طرح فروغ دیا جائے۔ ان کے خلاف کچھ الزامات بھی تھے۔ لیکن ان الزامات کی وجہ سے اے این سی کے کمزور ہونے کی بجائے یوں لگتا ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئی ہے اور لوگ جو پہلے اس پارٹی میں شامل نہیں تھے وہ بھی اس کے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اے۔ این۔ سی کی قومی سیاسی ورکنگ کمیٹی کے ۲۶ ارکان ہیں اور انہوں نے حکومت کے سامنے چھ مطالبات رکھے ہیں جن میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وزیر دفاع اور وزیر قانون کو ان کے عہدوں سے برطرف کیا جائے اور ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں متعدد پارٹیوں کے نمائندے شامل ہوں جو اس بات کی تحقیقات کرے کہ ٹاؤن شپ میں تشدد کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور اس بات کا بھی پتہ چلائے کہ حکومت نے اپنی مرضی سے جو دس کروڑ پاؤنڈ خرچ کئے ہیں ان کا کیا مصرف تھا۔ اگر جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر ڈے کلارک ان مطالبات کی طرف توجہ نہیں دیتے تو اس بات کا خطرہ ہے کہ افریقن نیشنل کانگریس ہر قسم کی گفت و شنید اور تعاون سے ہاتھ کھینچ لے۔

اے۔ این۔ سی نے اپنی ۷۰ ممبر نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ منعقد کر کے تمام معاملات پر غور کیا ہے۔ ان کے ایک نمائندے کا کہنا ہے کہ ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ جب تک کوئی خود اعتماد فارمولا تیار نہیں کر لیا جاتا ہم حکومت کے ساتھ کیا بات چیت کریں۔ ہمیں تو سب سے اہم بات یہ پیش کرنا ہے کہ درمیانی دورانیہ کی حکومت تشکیل دی جائے۔ اس قسم کی حکومت کا نظریہ تو پہلے بھی پیش کیا گیا تھا لیکن عمل اس لئے نہ کیا گیا کہ کہیں نیشنل پارٹی ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ کر نہ لے جائے ان کے متعلق یہ بھی خیال ہے کہ وہ تشدد آمیز رویے کی حمایت کرتے ہیں اور یہ بھی کہ گذشتہ دنوں جو تشدد آمیز مظاہرے ہوئے حکومت نے بھی ان کی پشت پناہی کی اگر یہ بات درست ثابت ہو جائے تو یقیناً اے۔ این۔ سی کا حکومت پر سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ وہ تمام تنظیمیں جو جمہوریت چاہتی ہیں اکٹھی ہو جائیں اور ان میں لبرل پارٹیز کو بھی شامل کر لیا جائے۔

کویتی آزادی کی حفاظت

جس ملک کی حفاظت غیر ملکی فوج کرے اس کی آزادی کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے وہ کسی طور پر بھی اپنے آپ کو صحیح معنوں میں آزاد نہیں کہہ سکتا۔ کویت کو عراق سے آزاد تو کروا لیا گیا لیکن اس کے بعد اس کی حفاظت امریکہ کی رہنمائی میں متعدد ممالک کی فوج کے سپرد کر دی گئی۔ جیسا کہ ظاہر ہے کویت جو ایک عرصے سے قطعی طور پر آزاد ملک تھا وہ اس کیفیت کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ عرب ممالک کی فوج کویت کی حفاظت کرے یا حفاظتی اقدام میں کویت کی مدد کرے۔ چنانچہ گذشتہ روز کویت کے شہر میں مصر، شام اور خلیج کی چھ ریاستوں کے وزرائے خارجہ نے میٹنگ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ بیرونی ممالک کی فوج کو یہاں سے چلتا کیا جائے اور عرب ممالک کویت کی حفاظت کا ذمہ لیں۔ اگرچہ یہ تو نہیں بتایا گیا کہ ہر ملک کتنی نفری اس فوج میں شامل کرے گا نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ کب سے یہ نئی عرب فوج کویت کی حفاظت کا انتظام سنبھال لے گی لیکن آٹھ وزرائے خارجہ نے یہ بات تو طے کر دی ہے کہ غیر عرب افواج کو وہاں سے جلد از جلد نکالا جائے ان وزراء کی دوسری میٹنگ ستمبر میں ہو گی جس میں دمشق کے اعلان دمشق پر عمل کرنے کی صورت پیدا کی جائے گی یہ اعلان دمشق گذشتہ مارچ میں شام کے دارالخلافہ میں طے پایا تھا۔

ان آٹھ وزراء نے جو گذشتہ روز کویت میں اکٹھے ہوئے تمام تفاصیل طے کر لی ہیں۔ یہ بات شام کے وزیر خارجہ فاروق الشرح نے جرمن پریس ایجنسی کو بتائی۔ کویتی وزیر خارجہ شیخ سالم الصباح السالم نے کہا کہ ہماری یہ میٹنگ تعمیری تھی اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے ملک کے باشندوں کی خواہشات کو پورا کرے گی۔ انہوں نے بھی اس بات کو دہرایا کہ ستمبر میں ہم دوبارہ ملیں گے اور اعلان دمشق پر عمل کرنے کی راہیں کھولی جائیں گی۔ خلیج کونسل کے سیکرٹری جنرل عبداللہ یعقوب بشارۃ نے ایک اعلامیہ پڑھتے ہوئے بتایا کہ وزراء نے اعلان دمشق کی مختلف شقوں پر غور کیا ہے اور اس کی آخری شکل کو منظور کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ستمبر میں ایک اور میٹنگ منعقد کی جانی چاہیئے یہ بات کہ بعض وزراء نے سوالوں کے جواب دینے سے گریز کیا خاص طور پر مصر اور شام کی نفری کے متعلق بعض دلوں میں شکوک پیدا کرتی ہے لیکن ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ ضروری نہیں کہ صحافیوں کے ہر سوال کا جواب دیا جائے یا ہر سوال کے ہر حصے کا جواب دیا جائے۔ جو کچھ بتایا گیا ہے وہ یہ بات سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ آٹھ وزراء نے مل کر اب یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بیرونی ممالک کی فوج کو نکال دیا جائے اور عرب فوج اس کی جگہ لے کر کویت کی حفاظت کرے۔

بی سی سی آئی اور پارلیمنٹ

ایک طرف تو برطانوی پارلیمنٹ میں برطانیہ کے وزیر اعظم، جان میجر، اور مخالف پارٹی کے لیڈر نیل کنک میں خاصی تیز اور ترش رد و بحث ہو رہی تھی۔ اور دوسری طرف بنک آف انگلینڈ کے گورنر مسٹر رابن لے ٹمبرٹن LEIGH TEMBERTON کو وزارتِ خزانہ کی کمیٹی کے سامنے یہ بات پیش کرنے اور انہیں اس بات کا یقین دلانے کہ بنک بی۔ سی۔ سی۔ آئی کو کیوں بند کیا گیا کے سوال پر مشکل پیش آ رہی تھی۔ بات کرتے ہوئے بعض اوقات ایسا بھی لگتا تھا کہ ان کے اعصاب جواب دے رہے ہیں لیکن بہرحال انہوں نے ایک بہت لمبی چوڑی فہرست ایسی باتوں کی پیش کی جن کے پیش نظر انہوں نے پانچ جولائی کو بی سی سی آئی کو بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس گفتگو کے دوران یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ ابو ظہبی کے شرکائے بنک کے لئے امید کی کرن باقی ہے کہ وہ اس کارروائی کو آخری اور حتمی کارروائی سمجھتے ہوئے یہ نہ خیال کریں کہ ساری دنیا میں یہ بنک بند کر دیا جائے گا۔ یہ بات بھی سوچی جا سکتی ہے کہ وہ مزید سرمایہ لگا کر اور نئی انتظامیہ کو مقرر کر کے برطانیہ میں اس بنک کو چالو کر سکتے ہیں۔ اگرچہ زیادہ مناسب بات ان کے خیال میں یہ تھی کہ برطانیہ کی بجائے بنک کی دوسرے ممالک کی شاخوں میں سرمایہ لگا کر انہیں جاری رکھنے کی کوشش کی جائے برطانیہ کی ہائی کورٹ جس میں اب اس بنک کا مقدمہ چل رہا ہے بنک کے شرکاء کے دلائل سنے گی اور یہ فیصلہ دے گی کہ ان شرکاء کا نقصان کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بنک آف انگلینڈ کی درخواست بھی ہائی کورٹ کے سامنے موجود ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بنک کو بند کیا جائے۔ پارلیمنٹ نے لارڈ جسٹس بنگھم کو اس بات کے لئے مقرر کیا ہے کہ وہ آزادانہ طور پر بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے سکینڈل کی تحقیق کریں۔ اور یہ تحقیق یقیناً ہو کر رہے گی۔ اب حزب مخالف کا خیال ہے کہ حکومت کو بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے معاملہ کا خاصی دیر سے علم تھا لیکن تجاہل عارفانہ کے باعث انہوں نے بروقت کوئی ایکشن نہیں لیا۔ اور اس طرح اس کے شرکاء کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ میں حزب مخالف نے وزیر اعظم مسٹر جان میجر کو ہلا کر رکھ دیا ہے جب حزب مخالف کے لیڈر مسٹر کنک میجر پر "حملہ" کر رہے تھے تو حزب مخالف نے خوب تالیاں بجا کر ایک طرف اپنی خوشی کا اظہار کیا اور دوسری طرف میجر سے ناراضگی کا۔ جان میجر زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکے کہ انہیں اس معاملے کی تحقیقات کے نتائج کا انتظار کرنا چاہیئے۔ بنک آف انگلینڈ کے گورنر نے بھی وزیر اعظم کی تائید کرتے ہوئے انہیں پریشانی سے بچانے کی کوشش کی ان کا کہنا تھا کہ وہ بڑا فراڈ جس کی وجہ سے یہ کارروائی کرنی پڑی ہے۔ اس کا علم اسی سال کے آغاز میں ہوا تھا۔

اس بنک کے بند ہو جانے کی وجہ سے چھوٹے بنکوں کے اعتماد کو بھی ٹھیس لگی۔ خاص طور پر بیرونی ممالک کے جو بنک برطانیہ میں کام کر رہے ہیں انہیں اب اپنی ذات پر اس لئے بھروسہ نہیں رہا۔ کہ کون جانے کس وقت بنک آف انگلینڈ ان کے متعلق ایسی ہی کسی کارروائی کا اعلان کر دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

عثمان ڈان فوڈیو

الحاج شیخو شنگاری اور جین بائیڈ JEAN BOYD کی کتاب "عثمان ڈان فوڈیو آپکے نظریات اور آپ کی عملی لیڈر شپ" پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا مبارک احمد ساقی لکھتے ہیں:۔

افریقہ کے باشندوں کی تاریخ ان کی ثقافتی اور سیاسی کامیابیوں سے اس قدر معمور ہے۔ کہ ان کے اخلاف کے لئے اس کا ہر حصہ قابل تقلید ہے۔ اس کتاب کے مصنفین ہمیں شیخو عثمان ڈان فوڈیو کی کہانی بتانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ آپ ایک روحانی رہنما ہی نہیں تھے بلکہ ایک مفکر اور عالم دانش ور بھی تھے اور سب سے زیادہ تو یہ بات ہے کہ آپ اپنے وقت کے مجدد تھے۔ آپ کو عام طور پر شیخو کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ آپ متعدد کتابوں کے مصنف تھے جن میں سے اکثر عربی زبان میں لکھی گئیں آپ کی ان تصانیف کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ دانش وری کو فروغ حاصل ہو اور ایک ایسی سماج کی بنیاد رکھی جائے جو اپنی ہر بات قرآن کریم سے مستنبط کرے اور جس کی رہنمائی کا کام اسلامی شریعت دے آپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ سماج جس کی وہ تشکیل دینا چاہتے تھے موجودہ زمانے کے سماجی چیلنج کا مقابلہ کر سکے۔ کانو، کیڈونا اور سکوٹو اور کچھ علاقہ ریپبلک آف نائیجر ہاؤسا لینڈ کہلاتا ہے۔ اور یہ تمام علاقہ نائیجیریا کے شمال میں واقع ہے۔

گذشتہ ڈیڑھ سو سال کے دوران شیخو ڈان فوڈیو اور ان کے شاگرد کار نے اس علاقے پر ذہنی تسلط قائم کئے رکھا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی لاکھوں مسلمان ان کی تعلیمات اور انکی کارکردگی سے متاثر ہیں۔ حضرت عثمان ڈان فوڈیو نے رسم و رواج کے خلاف جنگ کی اور اسی طرح دیگر برائیوں کے خلاف بھی جو اس وقت علماء اور عوام الناس میں رائج ہو چکی تھیں۔

کتاب زیر نظر کے مصنفین نے اس بات کی طرف یوں اشارہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ شیخو نے عوام الناس کو وعظ و نصیحت کا کام کیا۔ اور انکے علاوہ وہ علماء کو بھی خطاب کرتے تھے۔ جن میں سے بعض جعلی علماء تھے۔ اور جو اس بات کا ادعا کرتے تھے کہ انہیں مستقبل کے متعلق باتیں معلوم کرنے کے سلسلے میں خاص قوتیں عطا کی گئی ہیں۔ بہت سے لوگ انکی پیروی کرتے تھے۔ اور ان کے کاموں کے متعلق لوگوں میں یہ خیال پھیلاتے تھے کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں بالکل درست ہے۔ ان کے علاوہ بعض لوگ بڑے اچھے کردار کے مالک تھے وہ اپنے خیالات کے سختی سے پابند تھے۔ لیکن اپنی باتیں عوام الناس پر واضح نہیں کر سکتے تھے۔ مخالفت کے باوجود شیخو نے تیس سال تک اپنا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ وہ انہیں ترغیب دینے کی کوشش کرتے تھے اور لوگ انکے خلوص اور انکے زہد سے متاثر ہوتے تھے۔ ایسا کرتے ہوئے انہیں اپنے گھر ڈیگل میں خاصی تعداد ایسے لوگوں کی مل گئی جو انکی پیروی کرنے کیلئے تیار تھے۔ لیکن یہ بات علماء سو کو ہرگز پسند نہ آئی خاص طور پر سارا کونا SARA-KUNA کو جسے شیخو کی ذات میں خاصا خطرہ نظر آیا۔ ان دونوں کی آپس میں مخالفت بڑھتی رہی۔ اور سارکن گوبیر SARKIN GOBIR نے شیخو کو حکم دیا کہ وہ اپنے خاندان کو لے کر وہاں سے چلے جائیں۔ اور شہر چھوڑ دیں۔ اگرچہ شیخو نے ان کی حکومت میں کبھی مداخلت نہیں کی تھی لیکن اس کے باوجود انہیں شہر چھوڑنے کا حکم مل گیا۔ چنانچہ ۱۸۰۴ء میں وہ اپنے پیروکاروں کے ساتھ شہر کو چھوڑ گئے۔ جو لوگ ان کے ساتھ گئے اگرچہ انکی تعداد بڑھتی رہی۔ لیکن سارکن گوبیر نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے ساتھ جانے والوں کے املاک ضبط کر لئے جائیں۔ آخر کار کوالتو KWATO کے قیام پر سارکن گوبیر کی فوجوں کو حضرت عثمان ڈان فوڈیو کے ہاتھوں شکست ہوئی۔

کتاب زیر نظر میں آپ کی تعلیمات آپکے ارشادات اور آپ کے کردار اور زندگی سے مختلف مثالیں شامل ہیں۔ اس کتاب میں یہ بات بھی درج ہے کہ اچھی حکومت کے کیا عوامل ہیں اور بہتر لیڈر شپ کے کیا فرائض ہیں قانون اور عدالت کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم کا فروغ نہایت لازمی ہے۔ جہاں تک آٹھویں باب کا تعلق ہے۔ یہ خاصی دلچسپی سے پڑھی جانے والی عبارت ہے۔ کیونکہ اس میں انکے وقت کے بعض رسوم و رواج جو سماج پر چھائے ہوئے تھے کے متعلق انکے ارشادات درج کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ شیخو بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ جن میں سے صرف چند ایک شائع کی جا سکی ہیں۔ البتہ اس کتاب کے آخری حصے میں آپ کی تمام کتابوں کی فہرست درج کر دی گئی ہے۔

(ن۔س)

سیدہ نسیم سعید

حضرت آدم علیہ السلام

محترمہ سعیدہ نسیم سعید صاحبہ کہتی ہیں: (اور وہ بچوں سے خطاب کر رہی ہیں)

اچھا بچو! اللہ میاں نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنا لیا تو انہیں بہت سے علوم سکھائے۔ بہت سی چیزوں کے نام بتائے۔ اور پھر فرشتوں کا امتحان لینے کے لئے ان سے تمام چیزوں کے نام پوچھے اور کہا تم کہتے ہو ہمارے علاوہ اور کسی کو بنانے کی ضرورت نہیں۔ ذرا تم ان چیزوں کے نام تو بتاؤ۔ فرشتوں نے کہا۔ کہ اے خدا ہمیں تو صرف اتنا ہی معلوم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھایا اور بتایا۔ ہمیں تو ان چیزوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ تو ہی ہر چیز کے بھید اور راز جانتا ہے۔

بچو! تم سوچو گے تو سہی کہ آخر وہ کیا چیزیں تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تو بتایا اور فرشتوں کو نہیں بتایا۔ دراصل اس بات کے بہت سے معنے ہیں۔ جن میں سے تین میں تمہیں بتاتی ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اللہ میاں نے اپنی بہت سی صفات اور خوبیوں کو شکلیں دیں جو انسان کے ذریعے ظاہر ہونی تھیں۔ مثلاً اللہ میاں کی غفاری معاف کرنے کی صفت ہے جس کا اظہار انسان کے ذریعے ہونا تھا کیونکہ انسان ہی گناہ کرتا اور معافی مانگتا ہے فرشتے تو گناہ ہی نہیں کرتے۔ اسلئے مغفرت کی صفت کا اظہار فرشتے کے ذریعے کیسے ہوتا۔ اسی طرح اور دوسری صفات ہیں جو انسان کے پیدا ہونے سے ظاہر ہونی تھیں اور ہر صفت کے محکمے میں بے حساب فرشتے کام کرنے والے تھے۔ جن کو حضرت آدم علیہ السلام کے بتانے سے پہلے اپنے کام معلوم ہی نہ تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات اپنے نام حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے۔

دوسرے معنے یہ ہیں کہ ہر چیز کا کچھ نہ کچھ نام ضرور ہوتا ہے۔ ورنہ ہم بغیر نام کے کسی چیز کے بارے میں نہ سوچ سکتے ہیں نہ اس چیز کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جب حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنانا اور انکی نسل چلانی تھی ضروری تھا ان کو ایک زبان سکھائی جاتی۔ جسکے ذریعے وہ باتیں کر سکیں۔ چنانچہ سب سے پہلے انکو عربی زبان کے اسماء یعنی نام اور الفاظ سکھائے گئے۔ اسی لئے عربی زبان کو سب زبانوں کی ماں کہتے ہیں کیونکہ انسان کو سب سے پہلے جو زبان سکھائی گئی وہ عربی تھی۔ اس زبان سے ہی دوسری زبانیں پیدا ہوئیں۔

تیسرے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کی خاص خاص باتیں اور خوبیاں سمجھنے کی طاقت دی جس کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک انسان مختلف ایجادیں کر رہا ہے۔

بچو! جب فرشتوں نے کہا کہ ہمیں ان صفات یا چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں معلوم تو اللہ میاں نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتائے

پھر اللہ میاں نے فرمایا کہ میں نے پہلے ہی تم سے کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کی تمام چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہوں۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا مقصد اور فرشتوں پر حضرت آدم علیہ السلام کی بڑائی بتا دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ وہ حضرت آدم کے لئے سجدہ کریں۔

پیارے بچو! تم سوچو گے کہ سجدہ تو صرف اللہ میاں کو کیا جاتا ہے پھر اللہ میاں نے فرشتوں سے کیوں کہا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ تو پیارے بچو! سجدے

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکبر حمیدی

ایک خط — ڈائری کا ایک ورق

میرا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو کسی نہ کسی بہانے سال میں ایک دو مرتبہ ربوہ ضرور جاتے ہیں۔ سال میں ایک بار تو خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ مشاعرہ کرواتی ہے اور مجھے یہاں آنے کا موقع فراہم ہو جاتا ہے۔ یہاں میرے بہت سے ادبی اور غیر ادبی احباب ہیں مثلاً نسیم سیفی صاحب، ڈاکٹر پرواز ی صاحب تھے جو اب سیر گل کو عالمی دورے پر ہیں سید عبدالحیٔ صاحب ہیں۔ ارشد چوہدری ہیں۔ چوہدری محمد علی صاحب ہیں۔ سلطان محمود انور صاحب ہیں جن سے ملاقات کم ہوتی ہے اور وہ یاد زیادہ آتے ہیں۔ مولانا شفیع اشرف صاحب تھے جن سے میرے بہت محبت کے مراسم تھے۔ میں ربوہ آتا تو مولوی صاحب سے ملنے ان کے دفتر جاتا۔ کبھی گھر جاتا۔ کبھی جی نہ بھرتا تو مولوی صاحب مجھے ملنے دارالضیافت چلے آتے اور گھنٹوں باتیں ہوتی رہتیں۔ ملک منور جاوید صاحب ہیں جو دارالضیافت میں ہمیشہ میری میزبانی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر مصدق ہیں محبت اور پیار میں بھیگے ہوئے انسان۔ ڈاکٹر راجہ ہیں خلیق اور مجید محبت والے۔ ان سب احباب میں جو دوست شاعر بھی ہیں ان سے میرا زیادہ قرب ہے۔ جیسے مولانا نسیم سیفی صاحب۔ بہت صاحب علم۔ باوقار۔ خوش اخلاق اور محبت کے لائق۔ یوں تو مکرم محمود احمد بنگالی۔ حافظ مظفر احمد صاحب بھی ایسے احباب ہیں جن سے ہمیشہ محبت کی خوشبو آتی ہے۔

اب کے ۱۶ رجولائی کو صبح میں اسلام آباد سے روانہ ہوا۔ ۲ بجے سرگودھا پہنچا۔ ٹیلیفون کر کے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر وزیر آغا صاحب سرگودھا شہر میں نہیں ہیں گاؤں گئے ہوئے ہیں اور کل آئیں گے۔ چنانچہ میں سرگودھا سے ربوہ کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ بس اڑھائی بجے دوپہر چلی اور کوئی ساڑھے تین بجے دوپہر میں ربوہ کے اڈے پر اترا سیدھا ارشد چوہدری کے گھر پہنچا۔ وکالت تبشیر میں مجھے ذاتی کام تھا مگر اب تو سب دفاتر بند ہو چکے تھے۔ تاہم ارشد چوہدری کے گھر سے مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب نائب وکیل التبشیر کے گھر پر فون کیا۔

اور حالات معلوم کئے۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ چوہدری عبدالشکور صاحب میری خاطر چار یا شاید پانچ بجے سہ پہر دفتر کھول کر میرا کام کرنے پر آمادہ ہیں۔ ہمارے ہاں کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کوئی اس بھری گرم دوپہر میں گھر کا آرام و سکون چھوڑ کر کسی کی خاطر دفتر کھولے گا اور تن تنہا سارا کام کر کے حوالے کرے گا۔ اس پر طرہ یہ کہ وکالت تبشیر کے وکیل نواب منصور احمد صاحب بھی اس کام کی تکمیل کیلئے اور اپنے حصے کا کام کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ ایک نیا تجربہ تھا۔ سو چوہدری عبدالشکور صاحب کے ہمراہ میں تبشیر کے دفتر پہنچا۔ چوہدری صاحب نے سب دروازے خود ہی کھولے فائل تلاش کئے۔ میرے کام سے متعلق ریکارڈ ڈھونڈا۔ میرے لئے خود ہی خط ٹائپ کیا پھر خود ہی وکیل التبشیر صاحب سے دستخط کروانے گئے اور کچھ ہی دیر میں کام مکمل کر کے کاغذات میرے حوالے کئے۔ یہ سوچ سوچ کر حیران ہوا کہ یا الٰہی یہ لوگ کس طرح کے ہیں جو مہمانوں کے جذبات۔ ان کی خدمت اور ان کے آرام کے لئے اپنا سارا آرام و سکون ترک کر دیتے ہیں اور چھٹی کے بعد گھر سے واپس دفتر آکر ایک شخص کی خاطر ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر دارالضیافت یعنی مہمان خانے پہنچا۔ جہاں میں ہمیشہ قیام کرتا ہوں۔ سیدھا ملک منور جاوید صاحب جو انچارج ہیں سے ملا۔ حسب معمول نہایت خندہ پیشانی سے ملے۔ بٹھایا حال احوال پوچھا۔ پھر مہمان خانے کا چارٹ منگوایا اور خود میرے لئے آرام دہ کمرہ تجویز کیا کارکن سے کہا کہ فوراً اکبر حمیدی صاحب کو کمرہ نمبر ۸ میں لے جائیں۔ سامان وہاں رکھیں ٹھنڈا پانی اور گرم چائے سے تواضع کریں کارکن نے سامان اٹھایا۔ کمرے میں پہنچے۔ جس میں ایسا سب انتظام تھا جو کسی فور سٹار ہوٹل میں ہوتا ہے۔ ہاں فور سٹار ہوٹل میں شاید مہمانوں کے لئے یہ خلوص و محبت اور دلی مسرت نہ ہو۔ اپنے کمرے میں مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا۔ ابھی فارغ ہو ہی رہا تھا کہ دستک ہوئی۔ جا کر معلوم کیا دارالضیافت کے ایک کارکن کھڑے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ کیا کھانا لے آئیں۔

کوئی دس منٹ میں وہ کھانا میرے کمرے میں لے آئے۔ کولر میں برف ڈالی پانی بھر دیا کہ ساری رات بھی ختم نہ ہو۔

تھوڑی دیر آرام کیا۔ پھر نکلے مولانا نسیم سیفی کے گھر کی طرف دستک دی۔ خاتون خانہ نے اندر سے میرا نام پوچھا۔ میں نے اپنا نام بتایا۔ اس پر جواب ملا کہ مولانا صاحب شہر سے باہر ہیں۔ میرے ہمراہ ارشد چوہدری تھے۔ سو ہم واپس چلے۔ راستے میں فانی صاحب جو شاعر بھی ہیں اور صحافی بھی اور ایک پی سی او بھی چلا رہے ہیں سے ملے۔ وہاں اسلام آباد گھر پر فون کیا اور دوسرے روز یعنی بدھ کی شام گھر پہنچنے کی اطلاع دی۔ میری عادت ہے بلکہ شوق ہے کہ میں رات کو گول بازار کا ایک چکر ضرور لگاتا ہوں۔ یہ جلسہ سالانہ کی عادتیں ہیں جب رات گول بازار احباب سے بھرا پڑا ہوتا تھا۔ جگہ جگہ دوست ٹولیاں بنائے۔ دائروں میں کھڑے یا آہستہ خرامی کرتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ اس وقت بہت سے احباب سے یہاں ملاقاتیں ہو جاتیں۔ یہ عادت اب تک جاری ہے۔ چنانچہ جب بھی آتا ہوں گول بازار کا ایک چکر ضرور لگاتا ہوں۔ ربوہ کا یہ بازار سر شام ہی بند ہو جاتا ہے۔ سو اکثر دکانیں بند تھیں۔ ہم ایک ایک سیون اپ پینا چاہتے تھے۔ چنانچہ ٹہلتے ٹہلتے فضل عمر ہسپتال کی نکڑ پر ایک دکان کھلی مل گئی۔ دکان کے سامنے دو چارپائیاں رکھی تھیں۔ میں اور ارشد چوہدری جوتے اتار کے چارپائیوں پر دراز ہو گئے۔ پھر سیون اپ پی۔ تھوڑی دیر لیٹے رہے۔ گو دن کو بہت گرمی تھی۔ مگر اب ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے تیز تیز جھونکے آ رہے تھے چارپائیوں پر لیٹے لیٹے بہت لطف اٹھایا۔ یہ سوچ کر کہیں نیند ہی نہ آنے لگے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ارشد اپنے گھر چلے گئے اور میں دارالضیافت میں اپنے کمرہ نمبر ۸ میں۔ کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ دستک ہوئی۔ میں نے پوچھا "کون صاحب ہیں" جواب آیا "آپ کا میزبان"۔ دروازہ کھولا ایک نوجوان سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ بولا میں دارالضیافت کا خادم ہوں۔ ابھی ابھی اپنی ہفتہ وار چھٹی سے واپس آیا ہوں۔ مہمانوں کی فہرست میں آپ کا نام دیکھا تو ملنے کے لئے آیا ہوں۔ میں نے شکریہ ادا کیا۔ نوجوان بولا "میرا نام عبدالخالق ہے صبح آپ ناشتے میں کیا لیں گے" میں نے کہا "تھوڑا سا دہی اور ڈبل روٹی کے دو تین ٹکڑے۔ ایک پیالی چائے" نوجوان میری طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اس کے چہرے پر میزبانی کا شوق لہریں لے رہا تھا۔ اس نے کہا "آپ انڈا نہیں کھائیں گے" میں نے کہا "میں انڈا نہیں کھاتا" پھر اس نے کہا "آپ کے کولر میں اگر پانی نہ ہو تو میں برف ڈال کر بھر دوں"۔ میں نے کہا "کولر ٹھنڈے پانی سے بھرا ہوا ہے۔ بہت شکریہ۔ نوجوان نے کہا "صبح ناشتہ آپ کتنے بجے کریں گے" میں نے کہا "صبح سات بجے" نوجوان نے مسکرا کر کہا "ناشتہ صبح سات بجے آپ کے کمرے میں ہو گا"۔ پھر وہ ایک قدم پیچھے ہٹا اور شب بخیر کہہ کر چلا گیا۔ اس وقت رات کے ساڑھے دس بجے تھے۔ میں نے سوچا ایک پیسہ لئے بغیر ایسی مہمان نوازی امیر خسرو نے کیا خوب کہا ہے ؎

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست
ہر رگِ من تار گشتہ حاجتِ زنار نیست

قرار دادِ تعزیت

مورخہ ۵ رجون ۹۱ء کو لجنہ اماء اللہ حلقہ مصطفےٰ آباد لاہور کے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ صدر حلقہ مصطفےٰ آباد مورخہ ۱۷ رمئی ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر ۶۷ سال تھی۔

آپ حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی تھیں۔ خدمت دین اور خدمت خلق انکا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ عرصہ ۹ سال سے حلقہ کی صدر لجنہ تھیں اور گذشتہ ۱۸ سال سے سیکرٹری مال کا کام بھی انتہائی احسن طریق سے سرانجام دے رہی تھیں۔

ان کی اچانک وفات پر ہم تمام عہدہ داران اور ممبرات حلقہ مصطفےٰ آباد نہایت رنجیدہ و ملول ہیں۔

ہم ان کے بچوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی والدہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مقابلہ مقالہ نویسی کی آخری تاریخ

○ اطفال کے مقابلہ مقالہ نویسی کی آخری تاریخ ۱۵ راگست انتہائی قریب آچکی ہے۔ جلد از جلد مقالہ جات ارسال کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صٓ۵ سے آگے

کا مطلب زمین پر ناک اور پیشانی لگانا ہی نہیں ہوتا بلکہ یہاں سجدہ سے مطلب فرمانبرداری ہے۔ یعنی اب سب فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے نیک کاموں میں انکی مدد کریں گے۔ کیونکہ انسان فرشتوں سے بڑا ہے۔ اسلیئے فرشتے نیک کاموں میں انسان کے ماتحت کیئے گئے۔

سجدے کے ایک اور معنے یہ ہیں کہ اللہ میاں نے فرشتوں سے کہا کہ چونکہ میں نے آدم کو تم سے بڑا بنایا ہے۔ اور اس سے ایک بڑا سلسلہ چلنے والا ہے۔ اسلیئے اس کی بڑائی کو مانتے ہوئے مجھے سجدہ کرو۔

تو بچو! تمام فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی بڑائی اور بزرگی مان لی اور حضرت آدم علیہ السلام کی مدد کا وعدہ کیا۔ لیکن ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بڑا ماننے اور انکی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جب اللہ میاں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ میں تو آدم اور آدم کی اولاد سے بڑا ہوں۔ کیونکہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں۔ وہ اوپر کی طرف جاتی ہے۔ اور آدم پانی ملی ہوئی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ مٹی زمین پر ہی پڑی رہتی ہے۔ اس لیئے میں اس کو اپنے سے اچھا نہیں سمجھونگا۔ نہ اسکے کاموں میں اس کی مدد کروں گا۔ معلوم ہے۔ بچو ابلیس کون ہے۔ ابلیس شیطانوں کا سردار ہے۔ جسطرح فرشتے ان نیک قوتوں کا نام ہے جو نیکی کے خیالات پیدا کرتے ہیں۔ اور شیطان اس بدی کی قوت کا نام ہے جو برائی کا خیال پیدا کرتی ہے۔ اور ان شیطانوں کے سردار کا نام قرآن شریف نے ابلیس رکھا ہے۔

بچو! پھر کیا ہوا۔ ابلیس کے تمرد اور انکار کی وجہ سے اللہ میاں نے اسے اور اسکے ساتھیوں کو جنت سے نکال دیا اور فرمایا۔ تو اور تیرے ساتھی ذلیل اور دھتکارے ہوئے یعنی بے عزت کر دیے گئے ہیں۔ ابلیس کہنے لگا تو نے انسان کی وجہ سے مجھے ذلیل کر کے نکالا ہے۔ اب میں بھی قیامت تک اس کے ساتھ دشمنی کرونگا۔ ہر وقت تاک میں رہونگا۔ اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے سب طرف سے حملہ کرونگا۔ اور اس سے خوب برے برے کام کرواؤنگا۔ اس لیئے اے خدا تو مجھے قیامت تک کے لیئے ڈھیل اور چھٹی دے دے خدا تعالےٰ نے فرمایا جا تجھے مہلت اور ڈھیل دی جاتی ہے۔ لیکن تیرے پیچھے وہی لوگ چلیں گے۔ جو برے ہوں گے۔ اور برے کام کریں گے۔ اور وہ سب دوزخ کی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ میرے نیک بندوں پر تیرے حملے بیکار رہیں گے اور ان کا گھر جنت میں ہوگا۔

بقیہ: صٓ۳ سے آگے

والدین کی عزت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ دنیاداروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں۔ اور زمیندار اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبرگیری ترک کر دیتے ہیں۔ اور جب پوچھا جاتا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے ان کی بنتی نہیں۔ حالانکہ بیوی کو ماں سے کیا نسبت۔ بیوی نے اسکے فائدے کے لئے کیا کیا ہوتا ہے۔ وہ نوجوانی کی حالت میں اسکی خدمت کرتی ہے لیکن ماں جس نے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلایا ہوتا ہے اور جس نے اپنا خون دودھ کی شکل میں تبدیل کر کے اسکی پرورش کی ہوتی ہے اور محنت و مشقت کر کے پڑھایا ہوتا ہے اس سے اسلئے اعراض کر لیا جاتا ہے کہ بیوی سے اسکی بنتی نہیں پس اس خطرناک نقص کو دور کرو اور اپنے والدین کی خدمت بجالاؤ۔ ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۹۰ میں مریم حناء بنت قریشی مقبول احمد صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۹۴ کینٹ بازار کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مریم حناء بنت قریشی مقبول احمد صاحب ۲/۹۴ کینٹ بازار کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ قریشی مقبول احمد والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۰۹۱ میں سید خالد احمد ظفر ولد سید عبد الماجد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۔۱/۹۴ کینٹ بازار کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید خالد احمد ظفر ۸/۹۴ کینٹ بازار کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ محمد جمیل وصیت نمبر ۱۳۱۳۔ گواہ شد نمبر۲ محمد رفیق وصیت نمبر ۱۹۱۳۸

مسل نمبر ۲۸۰۹۲ میں غلام فاطمہ بیوہ مختار احمد صاحب قوم تھہیم پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات ۳ تولہ مالیتی ۹,۰۰۰/- روپے (۲) نقد/ ۱۰,۰۰۰ روپے (۳) حق مہر ۳۲/- روپے کل جائیداد ۱۹۰۳۲/- روپے مکان کچہ برقبہ ۲ مرلہ جو میرے نام نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰/- + ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند و جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ غلام فاطمہ بیوہ مختار احمد صاحب شاہین آباد نمبر ۲ کچی آبادی ریلوے کالونی فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد رفیق بھٹی۔ وصیت نمبر ۲۱۹۴۲ گواہ شد نمبر۲۔ حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر ۲۷۰۰۲۔

مسل نمبر ۲۸۰۹۳ میں ظفر بشیر ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۰۱ اے پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ظفر بشیر احمد ۵۰۱ اے پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱ نسیم احمد ناصر وصیت نمبر ۲۷۰۰۸۔ گواہ شد نمبر۲ حامد منصور وصیت نمبر ۲۲۷۸۱

آمد سے مراد موصی کی وہ تمام آمد ہے جو مختلف ذرائع سے حاصل ہوتی ہو اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنیٰ قرار نہ دی گئی ہو۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو ۱۷ اگست کو ہوگا

جماعت کے ایسے ذہین۔ ہونہار۔ دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ درج ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں۔

۱۔ امسال بھی میٹرک کے نتائج کی وجہ سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو دو دفعہ لینا تجویز کیا گیا تھا۔ صوبہ پنجاب کے اُمیدواران کا انٹرویو مورخہ یکم جون ۱۹۹۱ء کو لیا گیا ہے۔ دیگر صوبہ جات (صوبہ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان) کے امیدواران کا انٹرویو ۱۷ اگست ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح ہوگا۔

۲۔ صوبہ پنجاب کے جو امیدواران کسی وجہ سے پہلے درخواست نہیں دے سکے یا انٹرویو کے لئے حاضر نہیں ہو سکے وہ بھی درخواست دے کر انٹرویو کے لئے ۱۷ اگست ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح تشریف لائیں۔

۳۔ امیدواران اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو جلد ارسال فرمائیں۔ انٹرویو سے پہلے (یکم اگست تک) درخواست کا دفتر میں پہنچنا ضروری ہے۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اُصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف اے کیلئے عمر ۱۸ سال اور بی اے کے لئے عمر ۲۰ سال کی حد مقرر ہے۔

۵۔ انٹرویو کے وقت سکول/کالج کا اصل سرٹیفکیٹ اور اس کی دو عدد فوٹو کاپی اور مقامی جماعت کے صدر کی تعارفی چٹھی ساتھ لانا ہوگی۔ درخواست دہندگان کو انفرادی طور پر بھی اطلاع کر دی جائے گی۔

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWTH COURSE	۳۰/-
۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
۔ چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
۔ بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
۔ مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰/-
۔ بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہِ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

• لاہور:۔ کیورٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ • فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار • راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور:۔ ڈاکٹر عبدالرحمن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 • کوئٹہ:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار • کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ:۔ کیورٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ــــ ۷۷۱، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اللہ کے فضل سے ہم حکمرانوں کو کرسی چھوڑنے پر مجبور کر دیں گے۔

○ شکر گڑھ سے نارووال آنے والی ٹرین کو لوٹ لیا گیا۔ لوٹنے والوں میں ایک درجن مسافر اور ریلوے کا ایک آفیسر بھی شامل ہے۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے قانون چوہدری امیر حسین نے کہا ہے کہ بارہویں آئینی ترمیم کے تحت انسداد دہشت گردی کی عدالتیں ایک ہفتہ کے اندر قائم کر دی جائیں گی۔

○ جھنگ ریلوے اسٹیشن پر کراچی جانے والی بوگی میں بم کا دھماکہ ہونے سے ۳ افراد ہلاک اور ۲ زخمی ہو گئے۔

○ آزاد کشمیر کی نئی کابینہ کا اجلاس ۵ اگست کو متوقع ہے۔

○ پی ڈی اے کے اراکین کی مختلف شہروں میں علامتی بھوک ہڑتال۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

۹۔ مکرم عبدالقہار صاحب آف کیرالہ۔

۱۰۔ مکرم محمد حنیف کویا صاحب KALPENI۔

۱۱۔ مکرم چوہدری نور احمد صاحب ربوہ

۱۲۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب سابق مختارِ عام صدر انجمن۔ (محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ کے والد) ربوہ۔

ضرورت ہے

"ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱۔ آرامین = ۱ آسامی (پھٹی نکالنے کا کاریگر ہو)

۲۔ ہیلپر آرامین = ۱ آسامی (آرا مشین کے متعلق تھوڑا بہت جانتا ہو)

۳۔ مزدور = ۲ آسامیاں (آرامین کے ساتھ کام کر سکتا ہو)

۴۔ کٹرمین = ۱ آسامی (رندا۔ برما۔ کٹر پر کام کر سکے)

نوٹ: آنے جانے کا خرچ نہیں دیا جائیگا اپنی درخواستیں صدر/امیر جماعت کی تصدیق کیساتھ ۱۶ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں یا پھر مع درخواست انٹرویو کے لئے ۱۶ اگست ۹۱ء کو حاضر ہوں"۔ بوقت صبح ... ۱۰ بجے، بیت فضل

مکرم ایم مبارک احمد صدر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔ فون نمبر ۹۱۸ ۔ ۲۴۵۱۰

غیر ملکی خبریں

○ اسلامی ممالک کی ۲۰ ویں کانفرنس نے جو ۴ اگست کو ترکی میں شروع ہوئی ہے مسئلہ کشمیر کو اپنے ایجنڈے میں شامل کر لیا ہے کانفرنس کے افسران نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کے جبر و تشدد اور انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر افسوس کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ مسئلہ افغانستان اور کویت پر عراق کے مسلح حملے اور اس کے بعد کی صورت حال کا مسئلہ بھی ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس میں ۴۵ اسلامی ممالک شامل ہو رہے ہیں۔

○ موتمر عالم اسلامی نے مطالبہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کے جبر و تشدد کی وجہ سے بھارت کے خلاف عالمی سطح پر اقتصادی پابندیاں عائد کی جائیں۔ موتمر نے سلامتی کونسل سے اپیل کی کہ وہ یہ پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ کرے یہ اپیل ایک یادداشت میں کی گئی ہے جو اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں پیش کی گئی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتیوں کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں۔ ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکام نے بھارتی آئل کمپنی کے افسر اعلیٰ مسٹر سوامی کی رہائی کے بدلے ۶ مزید حریت پسندوں کو رہا کرنے کی پیشکش کی ہے ان میں اخوان المسلمون کے نائب کمانڈر جاوید احمد شالیہ بھی شامل ہیں۔ اس سے قبل بھارتی حکومت نے جاوید احمد شالیہ کی رہائی کا مطالبہ مسترد کر دیا تھا۔

بولان میڈیکل اینڈ سکن کلینک

خاکسار نے اپنا کلینک رحمت بازار سے اپنی رہائش گاہ واقع دار الصدر جنوبی بالمقابل لنگر خانہ نزد نصرت گرلز سکول ربوہ منتقل کر لیا ہے۔

اوقات کلینک

گرما شام ۵ تا ۹ بجے

سرما شام ۴ تا ۸ بجے

ناغہ: بروز بدھ جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے

ڈاکٹر مبین الحق خان میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ